جلد ۲۹ | ۷ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ | ۷ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۸

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ

"مفکرِ احرار" کی شریعتِ اسلامیہ میں افسوسناک مداخلت

چودھری افضل حق صاحب جنہیں حال میں "مفکرِ احرار" کا خطاب دیا گیا ہے۔ "احرارِ ہند کی مختصر تاریخ" کے عنوان سے اخبار "زمزم" میں ایک سلسلہ مضمون شائع کر رہے ہیں۔ جس میں نہ صرف عجیب و غریب نظریئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ پر بھی ہاتھ صاف کرتے جا رہے ہیں۔ مثلاً ۲۳ مئی کے "زمزم" میں یہ ذکر کرتے ہوئے کہ ریاست کشمیر کے خلاف احرار نے جو شورش بپا کی تھی۔ اس پر رمضان کے آنے کی وجہ سے اوس پڑ گئی۔ کہ "مجاہدین" نے روزے رکھنے کے بہانے آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا تھا۔ لکھا ہے:۔

"اکثر مسلمان مجاہدوں نے عمر بھر روزے نہیں رکھے۔ مبادا جہاد کے میدان میں ہاتھ کمزور ہو جائیں۔ یا اب یہ الٹی تعلیم ہوگی کہ جہاد سے منہ موڑ کر رمضان کے روزے مقدم سمجھے جاتے ہیں"

مطلب یہ کہ قرونِ اولےٰ کے وہ مجاہد جنہیں جہاد کرنا پڑتا تھا۔ عمر بھر اس لئے رمضان کے روزوں کے تارک اور اس فریضہ کی ادائیگی سے محروم رہے۔ کہ مبادا جہاد کے میدان میں ان کے ہاتھ کمزور ہو جائیں۔ گویا جہاد کے میدان میں ہاتھ کمزور ہو جانے کا خیالی خطرہ بھی ایک ایسی وجہ ہے کہ اس کے پیش نظر اگر کوئی شخص ساری عمر رمضان المبارک کے فرض روزے ترک کر دے تو اس کے لئے نہ صرف جائز۔ بلکہ کارِ ثواب ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر کوئی شخص اس قسم کے موہوم خطرہ کی کوئی پرواہ نہ کرتا ہوا رمضان کے روزے رکھنا ضروری سمجھے تو وہ "مفکر احرار" صاحب کے نزدیک اسلامی تعلیم کے الٹ کرتا ہے۔ جہاد سے مونہہ موڑنے کا مجرم قرار پاتا ہے۔

قطع نظر اس سے۔ کہ تمام اسلامی تاریخ میں سے اس بات کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں مل سکتا۔ کہ کسی زمانہ یا کسی ملک یا کسی قوم کے مسلمان مجاہدوں نے کبھی میدان جہاد میں ہاتھ کمزور ہو جانے کے خوف سے عمر بھر روزے نہ رکھے ہوں۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی اس قسم کی قطعاً کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ جبکہ مسلمان ہر وقت دشمن کے نرغہ میں گھرے رہتے تھے۔ اور وہ زمانہ بہت زیادہ خطرات سے پُر تھا۔ اور مسلمانوں کو اپنے ہاتھ بہت زیادہ طاقتور رکھنے کی ضرورت تھی۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا شریعت اسلامیہ میں جہاں رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے ہیں۔ وہاں اس قسم کا کوئی استثنا بھی رکھا گیا ہے۔ کہ اگر میدان جہاد میں ہاتھ کمزور ہو جانے کا خطرہ ہو۔ تو ساری عمر روزے نہ رکھو۔ اگر ہے۔ تو خواہ "مفکر احرار" اپنے اس ادعا کا کوئی بھی ثبوت پیش نہ کر سکیں کہ "اکثر مسلمان مجاہدوں نے عمر بھر روزے نہیں رکھے" ان کا یہ استدلال درست سمجھا جائے گا۔ کہ جو لوگ میدانِ جہاد میں جانے کا خیال رکھتے ہوں۔ انہیں عمر بھر روزے نہیں رکھنے چاہئیں لیکن اگر شریعت نے ایسا نہیں کیا۔ تو معلوم ہوا کہ "مفکر احرار" نے نہ صرف روزوں ایسے اہم اسلامی فریضہ کے متعلق کبھی غور و فکر ہی نہیں کیا۔ بلکہ نہایت دیدہ دلیری سے شرعی مسائل میں دست اندازی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

قرآن کریم میں جہاں یایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کے ارشاد میں تمام مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ وہاں فمن کان منکم مریضًا او علٰی سفر میں مریض اور مسافر کو مستثنٰی قرار دیا گیا ہے مگر ان کو بھی رمضان کے روزے معاف نہیں کر دیئے گئے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے ومن کان مریضًا او علٰی سفر فعدۃ من ایام اُخر۔ کہ مریض اور مسافر رمضان میں روزے نہ رکھے۔ مگر رمضان کے بعد دوسرے ایام میں جبکہ وہ تندرست ہو۔ یا اس کا سفر ختم ہو چکا ہو۔ روزے رکھے۔

غرض مردوں کے لئے ان دو وجوہ کے علاوہ اسلام نے رمضان کے روزے نہ رکھنے کی اور کوئی وجہ قرار نہیں دی۔ اور ان کے متعلق بھی یہ فرمایا ہے۔ کہ ان وجوہ کے رفع ہو جانے پر روزے رکھے جائیں۔ نہ یہ کہ عمر بھر روزے رکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میدان جہاد میں شریک ہونا چونکہ بلاشبہ سفر کی شق میں داخل ہے اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ دورانِ جہاد میں اگر رمضان آ جائے۔ تو روزے نہ رکھے جائیں لیکن اس بات کی اسلام نے قطعاً اجازت نہیں دی کہ محض میدانِ جہاد میں جانے کے خیال سے عمر بھر روزے نہ رکھے جائیں۔ اور پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جو لوگ عمر بھر روزے نہیں رکھتے۔ وہ سب کے سب بڑے طاقتور اور مضبوط ہاتھوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں جو لوگ ہر سال رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ وہ کمزور ناتواں اور مریل ہوتے ہیں پس جبکہ عمر بھر روزے نہ رکھنا طاقتور بننے اور میدان جہاد کا دھنی ہونے کی گارنٹی نہیں۔ تو اسلام اس قسم کے نہ صرف لغو بلکہ رمضان المبارک کے ایام کی خاص برکات سے محروم رکھنے والے فعل کی کیونکر اجازت دے سکتا تھا۔

اور اسلامی تعلیم سے معمولی واقفیت رکھنے والا کوئی انسان کیونکر اسے زبان پر لا سکتا ہے۔ لیکن "مفکر احرار" کے کیا کہنے۔ پھر وہ روزوں کے ہی مخالف نہیں۔ بلکہ نماز کی بھی کوئی وقعت نہیں سمجھتے۔ چنانچہ اسی سلسلہ مضامین کی دسویں قسط میں جو ۳۰ مئی کے "زمزم" میں شائع ہوئی ہے لکھتے ہیں۔

"اب عالی حوصلہ عورتیں کہاں سے آئیں گی۔ کہ اس سرد بازی اور سست رفتاری میں خود قربان ہو کر مردوں کی غیرت کو للکاریں جب مردوں کا مذہب میدان محاربہ کو چھوڑ کر رمضان کے روزوں اور نمازوں کے لئے معتکف ہو جانا ہو"

گویا ریاست جموں وکشمیر کے خلاف احرار نے جو شورش شروع کر رکھی تھی۔ وہ ایسا "میدان محاربہ" تھا کہ اس کے مقابلہ میں رمضان کے روزے اور پنج وقتہ نمازیں بھی کچھ حقیقت نہ رکھتی تھیں۔ اور انہیں ترک کر دینے میں کوئی حرج نہ تھا۔

دراصل جب انہیں خود اعتراف ہے کہ

"میرا دل کافر اور دماغ مسلمان ہے"

"ہم لوگ تو سچ پوچھو اسلام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خود اسلام کے لئے استعمال ہونا نہیں جانتے۔" (زمزم ۳۰ مئی)

تو ان سے گلہ کیا۔ کافرانہ دل سے مومنانہ خیالات کی توقع فضول ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ احسان ۱۳۲۰ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی بوجہ حرارت ناساز رہی۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج دوپہر کو امرتسر سے واپس تشریف لے آئیں۔ حضرت ممدوحہ کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار نسبتاً کم رہا۔ دعائے صحت کی جائے۔ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ کسی قدر ضعف کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں نیروبی سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے بھائی سید محمود اللہ شاہ صاحب وہاں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

منشی احمد الدین صاحب پنشنر لاہور (دسن پورہ) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آج وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

یوم التبلیغ کو ہر احمدی اپنا فرض ادا کرے

دوست یاد رکھیں کہ ۸ ماہ احسان ۱۳۲۰ھش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء تبلیغ کا دن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو غیر احمدی احباب اعزا اور پڑوسیوں تک پہنچانا اس دن آپ کا فرض ہے

ناظر دعوۃ و تبلیغ

تعزیت کی قرارداد

۸ مئی ۱۹۴۱ء خدام الاحمدیہ نیروبی کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ قرارداد پاس کی گئی۔ ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی اپنے بھائی میاں عبد المالک صاحب کی ناگہانی وفات پر جو جنگ میں گولی لگنے کی وجہ سے ۸ مئی کو واقع ہوئی بہت صدمہ محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ دعا کے لئے درخواست پیش کرتے ہیں۔ ہم سب خود بھی ان کی بلندئ درجات کے لئے دست بدعا ہیں۔ اور ان کے عمر رسیدہ والد اور دیگر اقرباء کے ساتھ اس غم میں ہمدردی رکھتے ہیں۔ خاکسار محمد شریف سیکرٹری خدام الاحمدیہ نیروبی

عراق کے حالات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تبصرہ

اور

معزز معاصر "ریاست" دہلی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے حال میں آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لاہور سے عراق کے حالات پر جو تبصرہ فرمایا تھا اس کا ذکر کرتا ہوا معزز معاصر ریاست (۲ جون) دہلی لکھتا ہے

غلام اقوام اور غلام ممالک کے کیریکٹر کا سب سے کمزور پہلو یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے افراد اخلاق سچائی اور جرأت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور چاپلوسی۔ جھوٹ۔ خوشامد اور بزدلی کی سپرٹ ان میں نمایاں ہو جاتی ہے۔ عراق کا رشید علی برطانوی حکومت یا برطانوی رعایا کے نقطہ نگاہ سے غلطی پر ہو یا اس کا برطانیہ سے جنگ کرنا غیر مناسب ہو۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ شخص اپنے ملک کی سیاسی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے۔ اور اس کو کسی قیمت پر بھی اپنے ملک کا غدار یا ٹریٹر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مگر ہمارے غلام ملک کے والیان ریاست اور لیڈروں کا کیریکٹر دیکھئے۔ جو والی ریاست عراق کے متعلق تقریر کرتا ہے رشید علی کو غدار کہہ کر پکارتا ہے۔ اور جو لیڈر جنگ کے متعلق بیان دیتا ہے۔ سب سے پہلے وہ رشید علی کو ٹریٹر قرار دیتا ہے۔ اور پھر اپنے بیان کی بسم اللہ کرتا ہے۔ اور ان والیان ریاست اور لیڈروں کا کیریکٹر غلامی کے باعث اس قدر پست ہے۔ کہ یہ غلط خوشامد اور چاپلوسی کو ہی ملک یا حکومت کی خدمت سمجھ رہے ہیں۔

ہمارے والیان ریاست اور لیڈروں کی اس احمقانہ خوشامد کی موجودگی میں قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا کی اخلاقی جرأت آپ کا بلند کیریکٹر اور آپ کی صاف بیانی دلچسپی اور مسرت کے ساتھ محسوس کی جائے گی۔ جس کا اظہار آپ نے پچھلے ہفتہ اپنی ریڈیو کی ایک تقریر میں کیا۔ اور آپ نے عراق کی جنگ اور رشید علی کے متعلق فرمایا۔

"اس فتنہ کا مقابلہ شیخ رشید علی صاحب یا مفتی یروشلم کو گالیاں دینے سے نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں غدار کہہ کر ہم اس آگ کو نہیں بجھا سکتے۔ میں شیخ رشید علی صاحب کو نہیں جانتا لیکن مفتی صاحب کا ذاتی طور پر واقف ہوں۔ میرے نزدیک وہ نیک نیت آدمی ہیں۔ اور ان کی مخالفت کی یہ وجہ نہیں۔ کہ ان کو جرمنی والوں نے خرید لیا ہے۔ بلکہ ان کی مخالفت کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جنگ عظیم میں جو وعدے اتحادیوں نے عربوں سے کئے تھے۔ وہ پورے نہیں کئے گئے۔ ان لوگوں کو برا کہنے سے صرف یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ ان کے واقف اور دوست اشتعال میں آ جائیں گے۔ کیونکہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنے تجربہ کی بنا پر دیانت دار سمجھتا ہے۔ تو جب کوئی اس دوسرے شخص پر بددیانتی کا الزام لگائے تو خواہ جس فعل کی وجہ سے بددیانتی کا الزام لگایا گیا ہو برا ہی کیوں نہ ہو چونکہ اس پہلے شخص کے نزدیک وہ فعل بددیانتی کے باعث سے نہیں ہوتا۔ وہ اس الزام کی وجہ سے وہ غلط خیال کرتا ہے۔ اس دوسرے مجرم شخص سے ہمدردی کرنے لگتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کے افعال میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس ان ہزاروں لاکھوں لوگوں کو جو عالم اسلامی میں شیخ رشید اور مفتی یروشلم سے حسن ظنی رکھتے ہیں ٹھوکر اور ابتلا سے بچانے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ اس نازک موقعہ پر اپنی طبائع کو جوش میں نہ آنے دیں۔ اور جو بات کہیں اس میں صرف اصلاح کا پہلو مدنظر ہو۔ اظہار غضب مقصود نہ ہو۔ تا کہ فتنہ کم ہو بڑھے نہیں۔"

عربی کا ایک مقولہ ہے افضل الجهاد اعلاء كلمة الحق یعنی سب سے بڑا جہاد حق و صداقت کی آواز پیدا کرنا ہے۔ عربی کے اس مقولہ کے مطابق احمدیوں کے پیشوا کی جرأت اور حق پرستی کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ کیونکہ ہم رشید علی کو گالیاں دے کر اور غدار کہہ کر نہ تو اپنے اخلاق کی بلندی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور نہ ہی برطانیہ کی کوئی خدمت ہے۔ ہم برطانیہ کے ہزار وفا شعار ہوں۔ ہم رشید علی۔ ہٹلر اور مسولینی کو اپنا دشمن سمجھیں۔ اور ان لوگوں کا برطانیہ کے خلاف جنگ کرنا اہم ترین غلطی قرار دیں۔ مگر ان لوگوں کو جو غلطی یا راستی سے اپنے ملک کے لئے لڑ رہے ہوں غدار کہنا اپنے مونہہ کو گندہ کرنا ہے۔ اور شائد انگریزوں کا معقولیت پسند...

...اور شریف طبقہ بھی [illegible]

شذرات

فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے جدوجہد

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب نے صوبہ میں مختلف فرقوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی جدوجہد کے لئے ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے فرقہ وارانہ اتحاد پر مضامین لکھائے جائیں گے۔ مختلف مذاہب کے بانیوں کے حالات بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کرائے جائیں گے۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق پر تقریریں کرائی جائیں گی۔ اور ان ضروریات پر جو روپیہ خرچ ہوگا۔ وہ حکومتِ پنجاب کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

یہ اگر درست ہے۔ تو بہت مبارک بات ہے۔ خاص کر مختلف مذاہب کے بانیوں کی تعریف و توصیف میں جلسے منعقد کرانے کی تجویز نہایت ہی مفید ہے۔ اور یہ وہ تجویز ہے جو آج سے کئی سال پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے پیش فرمائی۔ اور جس کے ماتحت ہر سال نہ صرف ہندوستان کے مختلف مقامات میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ایک مقررہ دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں دیگر مذاہب کے معزز اور سرکردہ اصحاب شریک ہو کر تقریریں کرتے ہیں اور بڑے بڑے بااثر اصحاب اپنی تقریروں میں بارہا اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ یہ تجویز مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد و رواداری پیدا کرنے کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

چونکہ جماعت احمدیہ کی غرض مختلف مذاہب کے بانیوں کی توقیر قائم کرنا۔ اور تمام مذاہب کے لوگوں میں اتحاد پیدا کرنا بھی ہے۔ اس لئے حکومت کی مذکورہ بالا تجویز کو کامیاب بنانے اور اس میں ہر ممکن امداد دینے کے لئے احمدی جماعت تیار ہے۔

مسلمان کس طرح ترقی اور عروج حاصل کر سکتے ہیں

علی گڑھ مسلمانوں کی دنیوی تعلیم کے لحاظ سے ایک مایۂ ناز مرکز ہے۔ جس کی مساعی کا استخفاف شدید ناانصافی اور ناشکر گزاری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ:۔

”علی گڑھ میں آج بھی مسلمانوں کو موجودہ پستی اور زبون حالی سے نکال کر عروج و ترقی تک پہونچانے کی صلاحیت موجود ہے۔ اور مسلم یونیورسٹی اپنی درخشاں روایات۔ اور اعلےٰ مقاصد و عروج کے ساتھ مسلمان نوجوانوں کی تمام ذہنی اور روحانی ضروریات کی تشفی کر سکتا ہے۔ اور انہیں عقیدہ و عمل میں اسلام کے صحیح چلاتے ہوئے جدید ترین علوم و فنون سے آشنا کرتی ہے۔“ (انقلاب ۲- جون)

بے حد مبالغہ آرائی ہے۔ اور ایسی مبالغہ آرائیاں قومی ترقی میں ممد و مفید ہونے کے بجائے نقصان رساں ثابت ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ اس طرح کئی لوگوں کو بیماری کا حقیقی علاج تلاش کرنے کی جدوجہد اور جستجو میں غلطی لگ سکتی ہے۔ اس سے نہ ہمیں انکار ہے اور نہ کوئی انکار کر سکتا ہے۔ کہ علی گڑھ نے مسلمانوں کو تعلیم مغربی سے آشنا کرنے میں قابلِ قدر کام کیا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ محض اس سے وابستگی مسلمانوں کو من حیث القوم موجودہ پستی اور زبون حالی سے نکال کر عروج و ترقی تک بھی پہونچا سکتی مسلمان نوجوانوں کی روحانی اصلاح کر کے صحیح رستہ پر چلا سکتی ہے۔ اس غرض کے لئے نہ تو تحریک علی گڑھ جاری کی گئی۔ اور نہ اس نے کبھی یہ کام کیا۔ اور نہ وہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی ایسی تحریک جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہو۔ کسی قوم کی روحانی اصلاح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

یہ صحیح ہے۔ کہ دنیا میں کئی قومیں کسی خاص فرد کے پیدا ہونے سے زبون حالی سے عروج و ترقی تک جا پہونچتی ہیں۔ لیکن کوئی قوم ایسی نہیں گزری۔ جس نے روحانی اصلاح کے بعد ترقی حاصل کی ہو۔ مگر خدا کے کسی مامور کی راہ نمائی کے بغیر کی ہو۔ یہی صورت مسلمانوں کی ہے۔ وہ اپنے اندر روحانیت پیدا کر کے تعلق باللہ قائم کر کے اور بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے عاشق زار بن کر۔ اور اس کے دامن سے کامل وابستگی پیدا کر کے ہی نکبت و ادبار کے گڑھے سے نکل سکتے۔ اور بام ترقی پر پہونچ سکتے ہیں۔ اور یہ بات ایسی نہیں۔ کہ دنیوی لیڈر جو خواہ اپنے اندر کتنی خوبیاں رکھتا ہو۔ سر انجام دے سکے۔ وہ مسلمانوں کی کسی پہلو میں کمی کو تو ایک حد تک پورا کر سکتا ہے۔ ان کے اندر ایک محدود دائرہ میں بیداری بھی پیدا کر سکتا ہے۔ انہیں کچھ نہ کچھ آگے بھی بڑھا سکتا ہے۔ ان کی نظر میں وسعت خیالات میں بلندی اور افکار و اعمال میں جدت پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ کوئی ایسا لیڈر بلکہ کئی ایسے لیڈر مل کر بھی مسلمانوں کو موجودہ پستی اور زبون حالی سے نکال کر انہیں ان کی شان رفتہ اور عظمت گزشتہ واپس دلا سکتے ہیں۔ ایک خواب ہے۔ جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ ایسی ترقی کے لئے پھر ویسے ہی حالات کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ جیسے ابتدا میں پیدا ہوئے تھے۔ پہلا دورِ ترقی کسی یونیورسٹی کی پیداوار یا کسی دنیوی لیڈر کے دماغ کی سعی و کاوش کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا مرہونِ منت تھا۔ آپ کی بعثت نے آپ کی قوتِ قدسیہ نے اور آپ کے انفاس طیبہ نے ایک گنوار جاہل اور کندۂ ناتراش قوم کے قلوب کو جلا بخش دی۔ خدا تعالےٰ سے حاصل کردہ روشنی سے ان کے دلوں کو مستور اور روشن کر دیا۔ اور ان کے اندر قربانی و ایثار اور صداقت سے محبت و فدائیت کا بے نظیر اور بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا۔ اور ان کو بے مثال والہیت اور جان نثاری عطا کی۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے آئے ہوئے دین کے ساتھ عقیدت اور فدائیت بخش دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہوں نے جس طرف منہ کیا۔ فتح و ظفر ان کے قدم چومنے کے لئے آگے بڑھی۔ یہ سب اس روحانی جلا کا نتیجہ تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کی وساطت سے ہوئی۔ آج بھی اگر مسلمان پھر اسی مقام پر پہونچ سکتے ہیں۔ تو اسی نہج۔ اور اسی رستہ پر چل کر۔ آج بھی کوئی آپ کا غلام اور شاگرد اسی رنگ میں یعنی خدا تعالےٰ کا قرب پا کر اور اس سے ماموریت کا درجہ حاصل کر کے روحانیت کی آگ مسلمانوں کے مُردہ قلوب میں روشن کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کا انتظام فرما دیا ہے۔ اور اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک کامل متبع۔ اور غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مسلمانوں کی ترقی اور عروج کے دور کی ابتدا کر دی ہے۔ لیکن افسوس! کہ عام مسلمان ابھی اس کی آواز پر کان دھرنے کی سعادت سے محروم ہیں۔

لیڈرانِ احرار کے اعلانات

چند روز ہی ہوئے ہم نے لکھا تھا۔ کہ لیڈرانِ احرار میں سے جب کوئی گوشہ گمنامی سے باہر آتا ہے تو پہلی بات اس کے منہ سے یہ نکلتی ہے۔ کہ اب مجلس احرار کے مرکزی دفتر کا انتظام درست کر دیا گیا ہے۔ ماتحت مجالس والنٹیر بھرتی کریں۔ اور جلد مالی امداد کریں۔ اس کی ایک تازہ مثال بھی پیش کی گئی تھی۔ اب دوسری مثال ملاحظہ ہو:۔

فیض الحسن صاحب آلو مہاری نے جیل سے نکلتے ہی جو اعلان کیا ہے وہ یہ ہے۔ ”دفتر کے انتظامات کو از سر نو درست کیا گیا ہے۔ عملہ بھی نیا مقرر کیا گیا ہے۔ گزشتہ ایام میں بعض فروگزاشتیں پیدا ہو گئی تھیں۔ جن کے متعلق احباب کو شکایت تھی۔ اب خط و کتابت وغیرہ کا انتظام درست کر دیا گیا ہے احباب کا فرض ہے۔ کہ مرکز کی پوری پوری مدد فرمائیں۔۔۔ سب زیادہ ضروری کام ممبروں کا بنانا اور رضاکاروں کا بھرتی کرنا ہے!!“ سوال یہ ہے۔ کہ اس بھرتی اور زرکشی کی غرض کیا ہے۔ اور اس وقت تک احرار نے کونسی مہم سر کی ہے دراصل لیڈرانِ احرار نے اپنی جیبیں پُر کرنے کے لئے یہ ڈھونگ بنا رکھا ہے۔

تاریخ اسلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے واقعات

"الفضل" ۱۲ ستمبر ۱۹۴۰ء میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملک شام پر جب لشکر کشی کا ارادہ کیا۔ تو آپ کو یہ اطلاع ملی۔ کہ اہل مکہ آپ کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ اس کے بعد آپ کو پھر یہ خبر پہونچی۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ لشکر لے کر مکہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ لوگوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لینا چاہتے ان اطلاعات کی بناء پر آپ نے شام پر لشکر کشی کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور لوگوں کو اس شورش کے انسداد کی طرف متوجہ کیا۔ آخر ماہ ربیع الثانی ۳۶ھ ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکل کر بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کوفیوں اور مصریوں کے گروہ نے بھی انکی معیت اختیار کی۔ جب آپ ربذہ میں پہنچے تو آپ نے سنا۔ کہ طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ بصرہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہیں سے ملک کے مختلف لوگوں کے نام احکام جاری کر دیئے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو کوفہ روانہ کیا۔ تاکہ وہاں سے لوگوں کو جمع کر کے لائیں۔ اور خود ربذہ میں ٹھہرے تا لوگوں کو جنگ کی ترغیب دیں۔ لوگوں کو چونکہ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ سے لڑائی کرنا پسند نہ تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں ان لوگوں پر اس وقت تک حملہ نہیں کروں گا۔ جب تک وہ خود حملہ کر کے مجھے مجبور نہ کر دیں گے۔

ابھی آپ ربذہ سے روانہ نہ ہوئے تھے۔ کہ قبیلۂ طے کی ایک جماعت آکر شریک لشکر ہو گئی۔ روانگی کے وقت آپ نے حضرت عمرو بن الجراح کو مقدمۃ الجیش کا افسر مقرر فرمایا۔ مقام فید میں پہونچے تو کچھ اور لوگ شامل ہو گئے۔ مقام ذی قار میں عثمان بن حنیف آپ سے آملے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ نے اول میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور پھر انہوں نے بدعہدی کر کے مجھ پر خروج کیا۔ کاش یہ لوگ جانتے۔ کہ ایسا کرنا ان کے لئے جائز نہیں تھا۔ اسی مقام پر حضرت حسن۔ عمار بن یاسر اور اشتر کوفہ سے نو ہزار کی جمعیت لے کر پہونچ گئے۔ آپ نے ان لوگوں کی تعریف کی اور فرمایا۔ اے اہل کوفہ میں نے تمہیں اس لئے تکلیف دی ہے۔ کہ تم ہمارے ساتھ اہل بصرہ کا مقابلہ کرو۔ اگر وہ لوگ اپنے ارادہ سے رجوع کر لیں۔ تو اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں۔ اور اگر انہوں نے اس پر اصرار کیا تو ہم پھر بھی نرمی سے پیش آئیں گے تا ہماری طرف سے ظلم کی ابتداء نہ ہو۔ لیکن بہر حال ہم ذرا سا فساد بھی گوارا نہ کریں گے دوسرے دن حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قعقاع بن عمرو کو بصرہ کی طرف روانہ کیا۔ مقام ذی قار میں ہی حضرت اویس قرنی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت قعقاع بن عمرو کو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس لئے بصرہ روانہ کیا تھا۔ کہ وہاں جا کر حضرت ام المومنین۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کا عندیہ معلوم کریں۔ حضرت قعقاع نہایت عقلمند۔ ذی فہم۔ اور ذی اثر بزرگ تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی۔ اور عرض کیا کہ آپ کی کیا خواہش ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا مدعا صرف مسلمانوں کی اصلاح اور ان کو قرآن کا عامل بنانا ہے۔ حضرت طلحہ و زبیر سے انہوں نے یہ سوال کیا۔ تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ اس پر حضرت قعقاع نے کہا۔ کہ اگر آپ کا منشاء اصلاح اور عمل بالقرآن ہے۔ تو یہ اس طرح پورا نہ ہو گا۔ جس طرح آپ پورا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ قرآن کریم میں قصاص کا حکم ہے۔ اور ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینا چاہتے ہیں۔ حضرت قعقاع نے کہا کہ قصاص اس طرح کیونکر لیا جا سکتا ہے۔ اول تو اس وقت خلافت کے استحکام کی ضرورت ہے تاکہ امن قائم ہو۔ اس کے بعد قاتلین عثمان سے بآسانی قصاص لیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب کوئی نظام ملکی نہ ہو۔ ہر شخص کس طرح اس بات کا مجاز ہے کہ قصاص لیتا پھرے پھر انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا ہیں بصرہ میں آپ نے بہت سے آدمیوں کو قصاص عثمان میں قتل کر دیا۔ لیکن حرقوص بن زہیر آپ کے ہاتھ نہ آیا۔ اور جب آپ نے اس کا تعاقب کیا تو چھ ہزار آدمی اس کی حمایت میں آپ سے لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اس پر آپ نے مصلحتاً اس کا تعاقب چھوڑ دیا۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اگر فتنہ کے دبانے اور طاقت حاصل کرنے کے انتظار میں فوراً قصاص نہیں لے سکے۔ تو آپ کو انتظار کرنا چاہیئے تھا۔ آپ کے لئے یہ کہاں جائز تھا۔ کہ خود کھڑے ہو جاتے۔ اور اس فتنہ کو ہوا دیتے۔ اس طرح تو مسلمانوں میں خونریزی ہو گی۔ اور جو حقیقی قاتل ہیں وہ قصاص سے بچ جائیں گے

آخر میں حضرت قعقاع نے نہایت ہی دلسوزی کے ساتھ کہا کہ اے بزرگو اس وقت سب سے بڑا کام یہی ہے۔ کہ آپس میں صلح کر لی جائے۔ تاکہ مسلمانوں کو امن حاصل ہو۔ آپ لوگ مفاتیح خیر اور انجم ہدایت ہیں۔ آپ دوسرے لوگوں کو بلائیں نہ ڈالیں۔ ورنہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچیگا۔ حضرت قعقاع کی ان باتوں کا حضرت عائشہ۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر پر بڑا اثر ہوا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہی خیالات ہیں۔ اور وہ واقعہ میں قاتلین عثمان سے قصاص لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو پھر لڑائی اور مخالفت کی کوئی وجہ نہیں۔ حضرت قعقاع نے کہا میں نے جو کچھ کہا ہے یہ درحقیقت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خیالات کی ترجمانی ہے۔ اس پر تینوں نے فرمایا کہ پھر ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ اس گفتگو کے بعد حضرت قعقاع حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف گئے۔ ان کے ساتھ بصرہ کے بااثر لوگوں کا ایک وفد بھی چل پڑا۔ یہ لوگ اس لئے گئے تا حضرت علی رضؓ اور اہل کوفہ کے خیالات معلوم کریں۔ کہ وہ حقیقتاً مصالحت پر آمادہ ہیں یا نہیں؟ کیونکہ انہوں نے یہ افواہ سنی تھی۔ کہ حضرت علی کا ارادہ ہے کہ اہل بصرہ کو فتح پانے کے بعد قتل کر دیں گے۔ اور ان کی عورتوں اور بچوں کو لونڈی اور غلام بنا لیں گے یہ خبریں مشہور فتنہ پرداز عبد اللہ بن سبا نے بصرہ میں پھیلا رکھی تھیں۔ جب حضرت قعقاع بن عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے یہ تمام کیفیت بیان کی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔ پھر اہل بصرہ کے وفد نے کوفہ والوں سے جو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لشکر میں شریک تھے ملکر ان کی رائے دریافت کی۔ سب نے صلح کو بہتر بتایا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود بھی ان کو اپنی خدمت میں طلب کر کے ہر طرح اطمینان دلایا چنانچہ یہ لوگ خوش و خورم واپس آئے۔ اور سب کو مصالحت کے یقینی ہونے کی خوشخبری سنائی۔ جب وہ چلے گئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام اہل لشکر کو جمع کیا۔ اور فرمایا کہ کل بصرہ کی جانب کوچ ہو گا۔ لیکن ہمارا بصرہ کی جانب جانا جنگ کے لئے نہیں بلکہ صلح و آشتی قائم کرنے اور آتش جنگ پر پانی ڈالنے کے لئے ہو گا ساتھ ہی آپ نے یہ بھی حکم دیا۔ کہ جو لوگ محاصرہ عثمان میں شریک تھے۔ وہ ہمارے لشکر سے الگ ہو جائیں یہ سنکر عبد اللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کو فکر پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے ایک

علم اکسیر اور کیمیا کا روشن پہلو

کچھ نمونہ علم اکسیر اور کیمیا کے تاریک پہلو کا مضمون کے پہلے حصہ میں بیان ہو چکا ہے۔ اب کچھ روشن پہلو کے متعلق عرض کیا جاتا ہے۔ یہ پہلو اپنی تشریحات اور تفصیلات کے لحاظ سے بہت بڑی وسعت رکھتا ہے۔ اور اس کے سینکڑوں ہزاروں اقسام ہے اگر صرف علم صناعت طب کی قسم کی وسعت کو ہی دیکھا جائے جس میں خواص الاشیاء سے صرف خواص الادویہ کا پہلو لیا گیا ہے۔ اور پھر اس کے متعلق ان مطولات اور کتب مبسوطہ کی تدوین پر نظر ڈالی جائے۔ جن کی کثیر تعداد سے مخزن الادویہ۔ تحفۃ المومنین مقالات اعمانی۔ ناصر المعالجین۔ تذکرہ اولی الالباب۔ ہفت قلزم۔ خواص الادویہ خزائن الادویہ۔ محیط اعظم۔ اکسیر اعظم رموز اعظم۔ کلید اسرار منانی۔ ہزار اسرار ذخیرۃ الاطبار۔ مخزن الحکمت کلاں۔ قانون بو علی سینا۔ کامل الصناعت فی الطب فاضل مجوسی کی کتب معالجات جن میں علاوہ دوسری کتب کے قرابا دینیات بھی ہیں۔ اور اس طرح ہزارہا کی تعداد میں کتب دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ پھر علاوہ اس کے تحلیل اور ترکیب اور تبدل اور تغیر کے وہ تمام صنعتی اقسام جو کیمسٹری کے فنون عجیبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں سے صنعت و حرفت اور مصنوعات جدیدہ کی بوقلمونیاں ظاہر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جو ہزارہا اقسام پر مشتمل ہیں۔ ان سب کا علم صحیح کیمیاوی اعمال کا ہی نتیجہ ہے پس اکسیر اور کیمیا یہی ہے۔ جس کے نتائج سے دنیا بھرپور ہو رہی ہے۔ اور جس کی بنا فنون کاملہ اور مساعی حقہ اور تجارب صحیحہ اور معلومات مفیدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ نہ کہ اوہام باطلہ اور خیالات فاسدہ پر۔ جیسا کہ کیمیاء کاذبہ کے متلاشیوں کے توہمات اور پراگندہ خیالات پائے جاتے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ کیمیا کا تاریک پہلو جس سے لوگوں کو بہت نقصان پہنچا ہے تو سر مکتوم اور سر اعظم کہیں۔ اور روشن پہلو جس سے نفع ہی نفع حاصل ہوتا ہے۔ اسے منفعت شہود پہ لایا جاتا ہے۔ پس خیر و شر کا فرق ظاہر ہے۔

علم اکسیر کیمیا کے روشن پہلو کے متعلق چند معروضات پیش کئے جاتے ہیں:-

(۱)

جس طرح متقدمین کی تحقیقات کو متاخرین نے آج کئی مسائل کے متعلق غلط قرار دیا ہے۔ مثلاً متقدمین کا یہ کہنا۔ کہ آسمانوں کا وجود پیاز کی طرح تہ بہ تہ ایک دوسرے پر محیط ہے غلط ہے۔ اس لئے کہ آسمان کا وجود جن معنوں میں تحقیق کی رو سے پہلے سمجھا گیا وہ صحیح ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ جو ہمیں نیلا نیلا نظر آرہا ہے یہ حد نظر کا مشہود دائرہ منظر ہے۔ نہ کہ فی الواقع کوئی وجود۔ اسی طرح متقدمین کے نزدیک زمین ساکن تھی اور آسمان دولابی حرکت سے چکر لگانے والا۔ لیکن آج ہر ستارہ زمین کی طرح ایک کرۂ عظیمہ ثابت ہوا ہے۔ اور زمین بجائے ساکن ہونے کے متحرک ثابت ہے۔ اسی طرح بہت سارے مسائل جو طبقات الارض اور اجرام سماویہ کے متعلق متقدمین کے نزدیک کچھ اور سمجھے جاتے تھے۔ متاخرین کی تحقیق جدید کے رو سے کچھ اور طرح ثابت ہو رہے ہیں اسی طرح متقدمین کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ کیمیاوی اعمال کے تصرف تحلیل و ترکیب کے رو سے سونا چاندی بنایا جا سکتا ہے لیکن متاخرین کی نئی تحقیق سے آج یہ بات غلط ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی نئی تحقیق کی بناء پر ایک مصری فاضل جو عیسائی قوم کا قابل فرد ہے۔ اپنی کتاب میں لفظ کیمیاء کی لغت میں لکھتا ہے۔ علم الکیمیاء او الکیمیاء عند القدماء ھو علم یراد بہ تحویل بعض المعادن الی بعض و بالخصوص الی الذھب بواسطۃ الاکسیر و ھو حجر الفلاسفۃ او استنباط دواء لجمیع الامراض اما عند المتاخرین فھو علم یبحث بہ عن طبائع و خاصیات جمیع الاجسام بواسطۃ الحل والترکیب۔ یعنے کیمیا سے مراد متقدمین کے نزدیک وہ علم ہے۔ جس کے ذریعے بعض معدنیات اور فلزات کو بعض دوسری معدنیات و فلزات سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً سونے کی طرف بواسطۂ اکسیر جسے حجر الفلاسفہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یا کیمیاء سے ان کی مراد یہی تھی کہ ایسی دوا کا استنباط اور طیار کرنا جو تمام امراض کے لئے مفید پائی جائے۔ لیکن متاخرین کے نزدیک کیمیا سے وہ علم مراد ہے۔ جس کے ذریعے تمام اجسام کی طبائع اور خاصیات جو بواسطہ حل و ترکیب پائی جاتی ہیں ان سے بحث کی جائے۔ یعنی طبی صنائع و بدائع کے فوائد کے لحاظ سے۔

(۲)

کتاب الجواہر السنیہ فی الاعمال الکیماویہ کی تمہیدی سطور میں علوم حکمیہ سے کیمیاء کو بہت بڑی شان جلالت کا علم قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ وکان من اجلھا علم الکیمیا الذی لم یسمح بمثلہ الزمان اذ ھو اساس لعلم الشفاء و معالجۃ الابدان فھو لہ کالام و علم الطبیعۃ کالابیہ ولا ینکر ذالک الا کل جاھل سفیہ لم لا و بہ یعرف تحلیل الاجسام و ترکیبھا و تقطیر الاملاح و تبلور الاملاح و تذویبھا و تاکسد المعادن و استحضارات الغازات و تجھیز الحوامض والاملاح و منافع الفلزات و بہ تتمیز السموم عن غیرھا من المستحضرات ولا تتم مھارۃ الطبیب الا بہ و یدرک خطاءہ من صوابہ کان الواجب علی العاقل ان یتلقاہ ولو من غیر اھل الاسلام حیث لا یجد فیہ ما یخالف شریعۃ سید الانام۔ یعنے علوم حکمیہ میں سے بہت بڑا اور جلیل القدر علم کیمیاء یعنے کیمسٹری ہے۔ اور یہ ایسا مفید اور بابرکت علم ہے۔ کہ زمانے اس کے ذریعے دنیا پر ایسا احسان کیا ہے۔ کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور اس کی جلالت اور بزرگی کی وجہ یہ ہے کہ علم کیمیا علم طب کے لئے جو علم شفاء اور علاج الابدان ہے بطور اساس اور بنا کے ہے۔ اور علم کیمیاء طب کے لئے بمنزلہ ماں کے ہے۔ اور علم طبیعیات بطور باپ کے۔ اور یہ ایسی سچی اور واضح بات ہے کہ اس کا انکار کوئی جاہل بیوقوف ہی کر سکتا ہے۔ اور یہ وہ علم ہے۔ جس کے ذریعہ اجسام کی تحلیل اور ترکیب کی شناخت ہوتی ہے۔ نیز املاح کی تقطیر اور ان کا بلور کی ہیئت میں منقلب کرنا۔ نیز املاح یعنے نمکوں کا گلا لینا کہ پانی کی طرح گداز ہو جائیں۔ نیز اس علم کے ذریعے معدنیات اور فلزات کو آکسائڈ اور کلسی کی صورت میں بنا لینا اور نیز اس کے ذریعے گیسوں کی صورت میں معدنیات کو تبدیل کر دینا۔ نیز اس کے ذریعے دھاتوں کو پاک اور صاف کر دینے والے نمک اور گلا جانے والے تیزاب اور فلزات کے کئی طرح کے منافع کا حاصل ہونا۔ اور علاوہ اس کے ایک بہت بڑا فائدہ علم کیمیا کا یہ بھی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ تمام قسم کی زہروں کو ان کے غیر سے بالکل الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ وہ علم ہے۔ کہ جس کے بغیر طبیب کی علم طب میں مہارت مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اس کے سوا طبی امور کے خطا اور صواب کا پتہ لگ سکتا ہے۔ عاقل کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی بات خلاف شریعت اس میں نہ پائے تو ضرور اسے حاصل کرے۔ اگرچہ غیر مسلموں سے بھی یہ علم حاصل کرنا پڑے۔

تلاش گمشدہ میرا لڑکا محمد حسین عمر ۲۴ سال قد ۵ فٹ ۴ انچ رنگ گندمی آگے کے دو دانت ٹیڑھے۔ بوجہ دیوانگی نور ہسپتال سے ہاتھوں میں زنجیر اور تالا لگے ہوئے بھاگ گیا ہے اگر کسی دوست کو پتہ لگے تو براہ کرم اسے اپنے پاس رکھ کر مجھے اطلاع دیں تاکہ میں اسے منگوا سکوں۔

خاکسار:۔ غلام حسین ڈنگوی از مہمان خانہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں مولوی محمد علی صاحب کا ذکر

اخبار پیغام صلح ۲۶ رمئی ۱۹۴۱ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو رؤیاء تحریر کئے گئے ہیں۔ اور ان سے جناب مولوی صاحب کی صالحیت اور فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ رؤیاء حسب ذیل ہیں:۔

(۱) "مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (تذکرہ صفحہ ۴۷۸)

(۲) "رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور کسی طرف جا رہا ہوں۔ جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی۔ تو میں واپس آگیا۔ اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں۔ واپس آتے ہوئے بھی راستے میں گرد و غبار کے سبب تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ، کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہے۔ چند قدم چل کر روشنی ہوگئی آگے دیکھا۔ کہ ایک بڑا چبوترہ ہے۔ اس پر اتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہیں۔ انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا۔ اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی۔ اور کہا کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے۔ وہ بھی اس سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے۔ اور نالی کے آگے قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے۔ جس سے وہ قلم بغیر محنت کے بآسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ میں مولوی صاحب کو دے دونگا۔" (تذکرہ صفحہ ۶۵۵)

اول الذکر رؤیا پر تو "الفضل" ۳ رجون ۱۹۴۱ء میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اور بتا دیا گیا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رؤیا کہ "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔ اس کے الفاظ واضح طور پر بتلا رہے ہیں۔ کہ یہ ذکر زمانہ ماضی کا ہے۔ اور اس رؤیا میں مولوی صاحب کی آئندہ حالت کا ایک پیشگوئی کے رنگ میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جبکہ مولوی صاحب اپنے موجودہ عقائد سے پھسل جائیں گے۔ اس وقت ان کا صالح ہونا۔ نیک ارادے رکھنا۔ اور احمدیت کی خدمت میں مشغول رہنا۔ یہ سب باتیں ایک افسانہ اور قصۂ ماضی بنکر رہ جائیں گی۔ اس زمانہ میں جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بیٹھنا بھی گوارہ نہیں کریں گے۔ یعنی احمدیت کی بجائے غیر احمدیت کی طرف زیادہ مائل ہوں گے۔ اور عام مسلمانوں کی خوشنودی کو حاصل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور آپ کی تعلیم سے روگرداں ہونے سے دریغ نہیں کریں گے۔

اب میں دوسرے رؤیا کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ غیر مبائعین کی یہ عادت ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں قطع و برید کرکے اور ان میں سے بعض تشریحی اور ضروری حصے حذف کرکے انہیں پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس رؤیا کے درج کرنے میں بھی بعض تشریحی الفاظ کو حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ الفاظ اس عبارت کی وضاحت اور صراحت کے لئے بہت ضروری تھے۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ "کہ بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اس سے کام چلاتا ہے۔" اب اگر اس رؤیا کی ساری عبادت کو دیکھا جائے تو اس سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے پادریوں کے افسر بشپ کا ایک قلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ مگر حضور نے یہ کہتے ہوئے۔ کہ میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا۔ اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری بات اس میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا"۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ تو وہ قلم منگوانے والے ہیں اور نہ حضور نے تجویز پیش کی۔ کہ یہ قلم مولوی محمد علی صاحب کو دیدیا جائے۔ بلکہ رؤیا میں آپ سے کہا گیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس قلم کو خود عیسائیوں کے افسر سے منگوایا ہوگا۔ ان دونوں باتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں جناب مولوی صاحب بھی عیسائی پادریوں کی طرح دلآزار تحریریں لکھیں گے۔ اور جس طرح عیسائی پادری باوجود نادرست عقائد پر ہونے کے پراپیگنڈا کے زور سے لوگوں کو مغالطہ دیتے رہتے ہیں۔ اور عیسائیت کی اصل تعلیم کو چھوڑ کر اخلاقی تعلیم کی بعض دلآویز باتیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء احمدیت کی اصل تعلیم اور اس کے امتیازی مسائل سے اعراض کرتے ہوئے لوگوں کے سامنے ایسی باتیں رکھینگے جن سے انہیں عوام میں ہر دلعزیزی حاصل ہو۔ چنانچہ بعد کے واقعات اس رؤیا کی پوری پوری تائید کر رہے ہیں۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہی مولوی محمد علی صاحب جو کسی زمانہ میں احمدیت کے امتیازی مسائل لوگوں کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے اثبات کیلئے عقلی اور نقلی دلائل تحریر کیا کرتے تھے۔ اور جو خلافت کی تائید اور لوگوں کو اس کی اتباع کرنے کے متعلق اعلان کیا کرتے تھے۔ آج خود ان باتوں کی تردید کر رہے ہیں۔ اور محض پراپیگنڈا کے زور سے لوگوں کو مغالطہ دے رہے ہیں۔

(خاکسار ملک محمد عبداللہ قادیان)

امتحان "توضیح مرام"

دنیا ضلالت اور گمراہی میں گھری ہوئی تھی۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ پورے جوبن پر تھا۔ اسلام کے مغز سے لوگ ناآشنا ہو چکے تھے۔ قرآن کریم کی عظمت قلوب سے محو ہو چکی تھی۔ ان حالات میں خدا تعالےٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مخلوق کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی پیاری اور دلربا تعلیم کو از سر نو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اپنی کتب کے ذریعہ اس کی عظمت و برتری کا سکہ ادیان باطلہ پر بٹھایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو ذہن نشین کرانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر تین ماہ کے بعد حضور کی ایک کتاب کا امتحان لیتی ہے۔ اس سلسلہ کا پانچواں امتحان "توضیح مرام" کا انشاءاللہ ۶ روفا (جولائی) کو ہوگا۔ احباب جماعت کثرت سے اس امتحان میں شامل ہوکر عند اللہ ماجور ہوں۔

قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ سرتوڑ کوشش فرمائیں کہ تمام خواندہ احباب و خواتین اس امتحان میں شریک ہوں۔ اور شامل ہونے والوں کی فہرستیں جلد از جلد مرتب کرکے بمعہ فیس داخلہ ارسال فرمائیں۔ خدا تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اسے باحسن طریق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہم آمین

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

موت کے منہ سے رہائی

چند دن ہوئے میں اپنے کیمپ کے قریب کے دریا میں نہا رہا تھا۔ کہ ایک بہت بڑے مگرمچھ نے اچانک میرا بایاں ہاتھ کلائی تک منہ میں پکڑ لیا۔ قریب تھا۔ کہ وہ مجھے کھینچ کر گہرے پانی میں لے جائے۔ کہ محض خدا کے فضل سے میں نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔ اور

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۸۰ :۔ منکہ محمد الدین ولد محمد رمضان صاحب معمار قوم عرب پیشہ معماری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سردست میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میری ماہوار آمدنی مبلغ تیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ مستری محمد الدین ولد مستری محمد رمضان محلہ دار الفتوح قادیان۔ گواہ شد :۔ عبدالرحیم احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری۔ گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ

نمبر ۵۸۸۵ :۔ منکہ رشید احمد چغتائی ولد بابو نور احمد صاحب چغتائی مغل پیشہ طالب علم عمر ساڑھے اکیس سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد ایک عدد مکان رہائشی و ایک اور چھوٹا سا مکان جس میں دوکان رکھی ہوئی ہے۔ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان ہے۔ ان کی قیمت اندازاً اڑھائی ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فی الحال میری کوئی آمد نہیں ہے۔ انشاء اللہ برسرروزگار ہونے پر اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ اے میرے پروردگار میری یہ وصیت اشاعت اسلام کیلئے قبول فرما کر مجھے اپنی رضا عطا فرما۔ آمین۔ العبد :۔ رشید احمد چغتائی بیت الرشید محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد :۔ نور احمد چغتائی والد موصی۔ گواہ شد :۔ غلام محمد صدر محلہ دارالرحمت

نمبر ۵۸۸۶ :۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ چودہری نذیر حسین صاحب قوم جٹ ڈھینڈسہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع عینو والی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۵۰۰ روپے مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ قریباً دس تولہ زیور طلائی قیمتی ۳۰۰ روپیہ (چوڑیاں چھ عدد وزنی سات تولہ اندازاً۔ کانٹے دو عدد وزنی اندازاً سوا دو تولہ۔ کلپ دو عدد وزنی ۸ ماشہ) لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ تحریر کر دی کہ سند رہے۔ الامۃ :۔ رشیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ چودہری نذیر حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ چودہری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۵۸۸۷ :۔ منکہ محمد سمیع اللہ قریشی ولد مولوی محمد عبداللہ صاحب قوم قریشی پیشہ طالب العلم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان واقعہ کوچہ ۹ فیروزپور چھاؤنی قیمتی ۳۰۰۰ روپیہ اندازاً (۲) ایک احاطہ واقعہ بستی ٹینکا نوالی فیروزپور چھاؤنی قیمتی ۳۰۰۰ روپے اندازاً (۳) ایک مکان واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان قیمتی اندازاً ۱۵۰۰ روپے (۴) ہے دو کنال زمین واقعہ محلہ دارالرحمت قیمتی ۱۵۰۰ روپے (۵) دہلی گلیش فلور ملز میں حصے جنکی کتابی قیمت ۵۵۰ روپے ہے (۶) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس پانچہزار روپیہ بطور تجارت لگا ہوا ہے۔ (۷) ایک مربعہ واقعہ جہاراں والہ تحصیل جڑانوالہ مالیتی ۴۰۰۰ روپے (۸) نصف مربعہ واقعہ چک ۲۱۵/ای۔بی تحصیل پاکپٹن قیمتی اندازاً ۱۵۰۰ روپے۔ مذکورہ بالا جائیداد سوائے نمبر ۹ کے میرے چھوٹے بھائی محمد مطیع اللہ صاحب قریشی کے ساتھ بحصہ برابر مشترک ہے۔ اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر اگر اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ محمد سمیع اللہ قریشی بقلم خود۔ گواہ شد :۔ محمد مطیع اللہ قریشی بقلم خود گواہ شد :۔ چودہری بشیر احمد کلرک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

نمبر ۵۸۸۲ :۔ منکہ علم الدین ولد عبدالکریم قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان خام واقعہ ننگل باغباناں قیمت اندازاً چار صد روپیہ اور دوکان کا سامان کل ۱½ سو روپیہ کل ساڑھے پانچ صد روپیہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ نیز اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ اس کے اس وقت میرا گذارہ دکان پر ہے۔ جو کہ قریباً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد :۔ علم دین سائیکل مرمت قادیان۔ گواہ شد :۔ مرزا مہتاب بیگ۔ گواہ شد :۔ محمد سردار خاں محلہ گھماراں۔

نمبر ۵۸۸۱ :۔ منکہ عابدہ خاتون بنت چودہری ابوالہاشم خانصاحب قوم پٹھان پیشہ طالبعلمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اسوقت اپنے والد صاحب محترم کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے موجودہ جیب خرچ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ نیز اگر میری موجودہ آمدنی میں کمی یا زیادتی ہو تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کردی جائیگی۔ الامۃ :۔ عابدہ خاتون گواہ شد :۔ ابوالہاشم خان چودہری۔ گواہ شد :۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۵۶۷۳ :۔ منکہ نور بیگم زوجہ میاں حسن دین صاحب کھوکھر قوم کھوکھر راجپوت پیشہ درزی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت بصورت زیورات و مہر ۴۰۰ روپے کی ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۴ جون۔ وشی سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج صبح رائل ایئر فورس کے جہازوں نے شام کی بندرگاہ بیروت پر ہوائی حملہ کیا۔ تیل کے گوداموں پر بم برسائے۔ تیل صاف کرنے کے ایک کارخانہ پر بھی بم گرائے۔

ملبورن ۴ جون۔ وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کریٹ میں جرمن حملہ سے پہلے آسٹریلین ۶۸۶۴ سپاہی تھے ان میں سے ۳۸۸۷ واپس آ گئے ہیں۔ جن میں سے ۲۱۸ زخمی ہیں۔ نیوزی لینڈ کے وزیر جنگ کا بیان ہے۔ کہ اس ملک کے ۳۸۰۰ سپاہی لاپتہ ہیں۔ اور جو واپس مصر لائے گئے ہیں۔ ان میں سے ۶۷۷ زخمی ہیں۔

لنڈن ۴ جون۔ سنڈے ایکسپریس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ سپین اور جرمنی میں ایک معاہدہ ہو چکا ہے۔ سپین نے جرمن فوجوں کو جبرالٹر پر حملہ کے لئے رستہ دینا منظور کر لیا ہے۔ برطانی حملوں سے سپین کی حفاظت جرمن فوجوں کے سپرد ہو گی۔ بلیارک اور اکناری کے جزائر میں سپین کے بحری اڈے جرمنی اور اٹلی کے حوالہ کر دیئے جائیں گے اور سپین شمالی افریقہ میں ان کے ساتھ تعاون کرے گا۔ جرمنی ۱۸ ماہ کے لئے قبل از وقت گندم کا ذخیرہ سپین کو دیگا اور اسے اشیائے خورد و نوش پہنچائیگا۔

قاہرہ ۵ جون آج مصری وزارت کے ممبروں نے اپنے استعفے وزیراعظم کے سپرد کر دیئے۔ جو شاہ فاروق کی خدمت میں بھیج دیئے گئے۔ وفد پارٹی نے وزارت میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ جون۔ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں کریٹ سے برطانی فوجوں کی واپسی کے سوال پر بحث ہوگی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی جنگی وزارت بنائی جائے۔ جوان لوگوں کو انتظامی مشینری سے علیحدہ کر دے جو اپنی قابلیت کا ثبوت پیش نہیں کر سکے

انقرہ ۴ جون۔ بلغاریہ اور ترکی کی سرحد بند کر دی گئی ہے۔ بلغاریہ کی طرف سے پناہ گزینوں کو سرحد پار کر کے تھریس میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۴ جون۔ پیرس ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ پیرس میں رات کے وقت جرمنوں پر حملوں کی وارداتیں عام ہو رہی ہیں۔ ایسے مقدمات کی سماعت کے لئے ایک سپیشل ٹریبونل مقرر کر دیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۴ جون۔ جرمنی کے سابق قیصر ولیم کی وفات کی خبر کل دی جا چکی ہے۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ اور وہ انگلستان کی ملکہ وکٹوریہ کے نواسے تھے۔

لنڈن ۵ جون۔ شام کے حالات کے متعلق ابھی تک کوئی پختہ خبر نہیں ملی البتہ غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن شام میں برابر پہنچ رہے ہیں۔ ایک جرمن فوج کا دستہ بھی شام میں پہنچ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہوا مار توپیں۔ میدانی لڑائیوں میں کام آنے والا سامان حرب۔ اور ہتھیاروں کی مرمت کرنے والے اوزار بھی ہیں۔

لنڈن ۵ جون۔ فرانس اور جرمنی کی میل جول کی خبروں پر وشی گورنمنٹ نے سخت پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن ایلچی اپنی حکومت کی طرف سے نئی اور تجویزیں لے کر پیرس پہنچ گیا ہے۔ ایڈمرل ڈارلان بھی جلد پیرس پہنچنے والے ہیں۔ تاکہ ان کے بارہ میں بھی فرانس اور جرمنی میں سمجھوتہ ہو جائے۔

لنڈن ۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے پاس دو جنگی جہاز ایسے ہیں۔ جو جرمنی کے جنگی جہاز بسمارک سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔ بسمارک گذشتہ دنوں انگریزی جہازوں کے ہاتھوں ڈبویا جا چکا ہے۔

لنڈن ۵ جون۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے سمندری محکمہ کے وزیر کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ انگریزوں کو ہوائی ٹریننگ دینے کے لئے امریکہ بالکل تیار ہے۔ ایک وقت میں تین ہزار لوگوں کو ہوا بازی کی ٹریننگ دی جائیگی۔

لنڈن ۵ جون۔ امریکہ کے پٹرولیم تیار کرنے والے کارخانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ہوائی جہازوں میں کام آنے والا پٹرولیم اب وہ پہلے سے ۲۵ فیصدی زیادہ تیار کیا کریں۔

دہلی ۵ جون۔ دہلی وار کمیٹی کے فنڈ میں اتنا روپیہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ کہ اس سے انگریزی بیڑہ کے لئے تیسرا شکاری جہاز خرید ا جائے گا۔ اس کا نام دہلی ۳ رکھا جائے گا۔

شملہ ۵ جون۔ آج تیسرے پہر شملہ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ اس امر کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ حکومت جہاں ضروری سمجھے خاکساروں کی جماعت کو خلاف قانون قرار دیدے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ خاکسار ایک غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ اور ان کی سرگرمیاں امن عامہ کے لئے خطرہ کا موجب ہیں۔ صوبجاتی گورنمنٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جہاں مناسب سمجھیں ان کی جماعت کو خلاف قانون قرار دے دیں۔

بمبئی ۵ جون۔ بمبئی میں فرقہ وارصورت حالات بہت حد تک سدھر گئی ہے۔ اور بہت سی دوکانیں کھل گئیں۔ اور کاروبار شروع ہو گیا ہے۔ تاہم پولیس کا پہرہ ابھی سخت ہے۔ کرفیو آرڈر کی میعاد دو ہفتہ بڑھا دی گئی ہے۔ اور پانچ یا پانچ سے زیادہ لوگوں کے اکٹھا ہونے پر جو پابندی تھی۔ اس کی میعاد میں کسی قدر اضافہ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آج رائل ایئر فورس کے طیاروں نے شام پر پرواز کرتے ہوئے تیل کے تالابوں اور ہوائی اڈوں پر بمباری کی۔ ٹیونس کے پانیوں میں ایک اطالوی جہاز کو بم مار کر تباہ کر دیا گیا۔

لنڈن ۵ جون۔ شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرق وسطےٰ کی فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل ویگان کے پاس صلاح مشورہ کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ ادھر یہ خبریں آ رہی ہیں۔ کہ شام کی فرانسیسی افواج کے سپاہی بھاگ بھاگ کر آزاد فرانس کی فوجوں کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۵ جون خبر آئی ہے۔ کہ ترکی کے کنارے کے لوگوں نے فرانسیسی جہازوں سے ملتے جلتے ہوائی جہاز شام کی طرف اڑتے دیکھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں جرمن ہوا باز چلا رہے تھے۔ دشمن نے شرق اردن کے شہر عمان پر بم برسائے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انگریزی جہازوں نے بیروت پر جو حملہ کیا ہے۔ اس صورت میں اس کا انتقام لیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ جون۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ شام کے اڈوں میں جرمن ہوائی جہازوں کے پہنچ جانے کی وجہ سے بیروت کے تیل کے ذخیروں پر حملہ کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ کیونکہ جرمن ہوائی جہاز وہاں سے تیل لے سکتے ہیں۔ مسٹر ایڈن نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ اگر دشمن نے شام میں اپنا جال پھیلایا۔ تو برطانیہ کے لئے اس کے خلاف کام کرنا ضروری ہو گا۔

شملہ ۵ جون۔ آج اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان سے شام اور لبنان کو چٹھیاں اور تار عارضی طور پر بھیجنے بند کر دیئے گئے ہیں

لنڈن ۵ جون۔ رائیٹر نے فرانسیسی سرحد سے اطلاع دی ہے۔ کہ جرمنی کے دباؤ کے نیچے آ کر وشی حکومت ان فرانسیسی نوآبادیات کو دوبارہ فتح کرنے والی ہے جنہوں نے جنرل ڈیگال کے ساتھ ہونے کا اعلان کر رکھا ہے۔

قاہرہ ۵ جون۔ سرکاری اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل لات سکندریہ پر دشمن نے ہوائی حملہ کیا۔ جس سے سو سے زیادہ آدمی مارے گئے۔

لنڈن ۵ جون۔ آج شرق اردن کے امیر عبد اللہ نے عمان میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بہت سے ملکوں نے اللہ کی مہربانی اور برطانیہ کی مدد سے اپنا مقصد پا لیا ہے۔ ہمیں برطانیہ کا وفادار رہنا چاہیئے۔ کہ برطانیہ ہمارے ساتھ وفادار ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی